ڈاکٹر عارف نوشاہی

پروفیسر، گورنمنٹ گورڈن کالج، راولپنڈی

# سلسلۂ نوشاہیہ کی ادبی تاریخ نگاری

---

**Dr. Arif Naushahi**

*Prof. Govt. Gordon College, Rawalpindi*

**Literary History Writing of *Silsila-e-Naoshahiya***

There is plenty written about Sufis in the Indian subcontinent, but very few of these sources are authentic. Several of them are available in print but they are not compiled according to the latest standards. In this article a study of Literary History Writing of *Silsala e Naushahiya* is been Discussed and analyzed in reference with 'Tazkara e Noushahiya' which is not only an authentic history of 'Silsila e Noushahiya' but also very well edited

---

(۱)

جامعاتی سطح پر سلسلۂ نوشاہیہ اور اس سے متعلقات پر کام کرنے کا آغاز ۱۹۷۲ء میں ہوا تھا، جب خان محمد اقبال جاوید بلوچ نے شعبۂ پنجابی اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے لیے ''حاجی محمد نوشہ دی حیاتی تے اوہناں دا پیغام'' لکھ کر ایم اے (پنجابی) کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۷۹ء میں تہران یونیورسٹی کے دانشکدۂ ادبیات وعلوم انسانی سے پاکستانی طالب علم نذر حسین چودھری نے سلسلۂ نوشاہیہ کے ایک اہم فارسی تذکرہ ''ثواقب المناقب'' محمد ماہ صداقت کنجاہی (وفات: ۱۱۴۸ھ) کی تدوین کر کے ڈاکٹریٹ لی تھی۔ ۱۹۸۷ء میں شعبۂ پنجابی اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور نے عصمت اللہ زاہد کو ان کے پنجابی مقالہ ''نوشہ گنج بخش: حیاتی، فکر تے فن'' پر پی ایچ ڈی کی ڈگری دی۔[۱] ۲۰۰۴ء میں محمد احسان کو ''تصحیح وتدوین تذکرۂ نوشاہی باشرح احوال وآثار حافظ محمد حیات ربّانی (درگذشتہ: ۱۱۷۳ھ/۱۷۶۰ء)'' تحقیقی مقالہ پیش کرنے پر شعبۂ فارسی اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور نے ڈاکٹریٹ دی۔ ۲۰۰۹ء میں محمد اصغر یزدانی کو ''سلسلۂ نوشاہیہ کی اردو خدمات'' لکھنے پر شعبۂ اردو جامعۂ کراچی کی طرف سے ڈاکٹریٹ کی سند ملی۔ اگست ۲۰۱۱ء میں پاکستانی طالبہ اقصیٰ اَزوَر کو اُن کے فارسی مقالے

''ادبیات فارسی درطریقۂ نوشاہیہ'' پرشعبۂ فارسی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی۔

مذکورہ بالا جامعاتی تحقیق کے موضوعات پرایک نظرڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجابی زبان میں لکھے جانے والے مقالات میں ایک گونہ اشتراک ہے۔دونوں مقالے بانیِ سلسلہ حضرت نوشاہ گنج بخش (۹۵۹-۱۰۶۴ھ) کے سوانح حیات اور افکار سے متعلق ہیں؛ جب کہ فارسی میں ہونے والا کام سلسلۂ نوشاہیہ کے دو بنیادی فارسی تذکروں کی تدوین وتصحیح سے متعلق ہے۔اردو مقالے کا موضوع منفرد ہےاور یہ اپنے موضوع کے اختصاص کے ساتھ ساتھ حضرت نوشاہ گنج بخش کے حالات زندگی اورافکار سے متعلق بھی ہے۔

(II)

سلسلۂ نوشاہیہ کے مشائخ اور وابستگان کے حالات پرتصنیف وتالیف کی روایت کا آغاز ۱۱۰۷ھ/۹۶-۱۶۹۵ء میں میرزا احمد بیگ لاہوری کے رسالہ''احوال ومقامات نوشہ گنج بخش''(۲) کے ذریعے ہو چکا تھا۔جب تک برّصغیر پاک وہند میں فارسی کا یہاں کی ایک علمی اورتہذیبی زبان کے طور پرچلن رہا، مذکورہ تصنیفی روایت پراسی زبان میں اضافہ ہوتا رہا اور ۱۲۲۰ھ/۱۸۰۵ء میں محمد اشرف منچری (وفات: ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء) کی مثنوی ''کنزرحمت'' تالیف ہوتے ہوتے سلسلۂ نوشاہیہ کے مشائخ پرمزید چارفارسی تذکرے-''ثواقب المناقب''، ''تذکرۂ نوشاہی''، ''تحایف قدسیہ''، ''مرآت الغفوریہ''- لکھے جا چکے تھے۔ان تذکروں کا اسلوب اورزاویۂ نگاہ وہی ہے جوکم وبیش صوفیہ ومشائخ کے دیگر ہم عصر تذکروں میں پایا جاتا ہے یعنی خوارق عادات اورکرامات کے تذکرے کو دیگر سوانح و وقایع پر ترجیح دینا اور کہیں کہیں بزرگوں کی علمی خدمات کی طرف بھی اشارہ کر دینا۔بیسویں صدی کے آغاز پر ہمارے خاندان کے بزرگوں کواحساس ہوا کہ ایک طرف برّصغیر میں فارسی کا زمانہ لدھ چکا ہے اوران کے ابنائے وطن کی زبان اردو ہے اور دوسری طرف محض بزرگوں کی کرامتیں بیان کر کے توجہ حاصل نہیں کی جاسکتی، لہٰذا اپنے اسلاف کا تذکرہ جدید معاشرتی تقاضوں کے مطابق لکھنے کی ضرورت ہے جس میں بزرگوں کو محض مصلیٰ نشین، چلّے کاٹتے اوراورادووظایف میں مشغول نہ دکھایا جائے، بلکہ وہ معاشرے کے جیتے جاگتے فرد نظر آئیں۔ایسے بزرگ، جوعلم وادب کا مذاق رکھتے تھے، ان میں جمالیاتی ذوق تھا، لوگوں کے درمیان رہتے تھے اور دنیوی زندگی کے دیگر تقاضے بھی پورا کرتے تھے۔چنانچہ پیرغلام قادراثر جالندھری (۱۸۵۶-۱۹۳۷ء) نے''انوارالقادریہ'' ملقب بہ''ریاض النوشاہیہ'' لکھ کراردو زبان میں سلسلۂ نوشاہیہ کی تذکرہ نویسی کا آغاز کیا، لیکن یہ کتاب کبھی منظرعام پرنہ آسکی اورمعلوم نہیں اس کا مسوّدہ اب ان کے اخلاف کے پاس موجود ہے یا ضایع ہو چکا؟ مولوی محمد حیات نوشاہی شرق پوری (وفات: ۱۹۸۳ء) نے ۱۳۴۵ھ /۲۷-۱۹۲۶ء میں ''فیض مصطفائی'' المعروف ''گلزارنوشاہی'' نام سے اردو میں جوتذکرہ چھپوایا وہ بھی بنیادی طور پرمشائخ نوشاہیہ سچیاریہ کے حالات، کرامات ومعمولات پرمشتمل ہے، البتہ اس میں بعض مشائخ کا منظوم کلام بھی درج ہوا ہے جواس کتاب کوادبی جہت دیتا ہے۔۱۳۴۵ھ/۱۹۲۷ء میں حضرت غلام مصطفیٰ نوشاہی (۱۸۹۰-۱۹۶۵ء) کو اپنے والد بزرگوار میاں محمد نوشاہی (۱۸۶۵-۱۹۱۸ء) کے حالات لکھنے کا خیال آیا تو اسی مناسبت سے اپنے مسودے کا نام''فیض محمدی'' رکھا۔بعد میں

یہ کام نوشاہی خاندان اور سلسلے کے دیگر رجال تک پھیل گیا اور مصنّف کو جو کچھ، جہاں سے ملا، بطور یادداشت نقل کر لیا۔ مصنّف کی یہ تمام علمی یادداشتیں، حوالے، اقتباسات اور آرا، دس جلدوں میں مجلد ہیں جس کا نام اب ''انوار نوشاہی'' المعروف ''فیض محمد شاہی'' ہے۔ حضرت غلام مصطفیٰ نوشاہی نے اپنے بڑے فرزند، حضرت شریف احمد شرافت نوشاہی (۱۹۰۷-۱۹۸۳ء) کو ہر لحاظ سے اہل اور قابل جان کر خاندان نوشاہیہ کی تاریخ لکھنے کا حکم دیا جس کے نتیجے میں آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل تین جلدوں میں ''شریف التواریخ'' (زمانۂ تصنیف: ۱۹۳۷-۱۹۷۸ء) معرض وجود میں آئی۔ (۳) یہ سلسلہ و خاندان نوشاہیہ کی پہلی جامع تاریخ ہے جس میں زیر بحث رجال کی زندگی کے تمام پہلوؤں، بشمول ان کی علمی و ادبی خدمات، کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ جن مصنّفین کی تصانیف دستیاب ہیں ان کا مفصل تعارف لکھا ہے، قلمی نسخوں کی نشان دہی کی ہے اور شعرا کا نمونۂ کلام مع تبصرہ درج کیا ہے۔ اگر مصنّف کو کسی شخص کی ایک تحریر (مثلاً خط) ملی تو اسے بھی نقل کر دیا ہے اور اگر کوئی شخص خود شاعر نہیں تھا لیکن شعر خوانی کا ذوق رکھتا تھا تو اس کے پسندیدہ اشعار بھی درج کر دیے گئے۔ یہ اہتمام ''شریف التواریخ'' کو محض تصوّف اور صوفیہ کی تاریخ ہی نہیں بلکہ سلسلۂ نوشاہیہ کی ادبی تاریخ بھی بنا دیتا ہے اور اس طرح ہم شریف التواریخ کو نوشاہی ادبیات کی تاریخ کا پہلا جامع مطبوعہ اردو مأخذ قرار دے سکتے ہیں۔ حضرت شرافت نوشاہی نے ''شریف التواریخ'' کی تصنیف کے پہلو بہ پہلو، خالصتہً ادبی نقطۂ نظر سے بھی سلسلۂ نوشاہیہ کے رجال اور وابستگان کے تذکرے لکھے ہیں۔ ان کی ضخیم تصنیف ''تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ'' (مدّت تصنیف: ۱۹۴۵-۱۹۸۲ء) اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں عربی، فارسی، اردو اور پنجابی کے ۱۷۴ شعرا کے حالات اور نمونۂ کلام کو جمع کیا گیا ہے۔ (۴) حضرت شرافت کا ایک اور مسودہ ''تذکرۂ مصنّفین نوشاہیہ: ثقافت اسلامیہ میں نوشاہیوں کا حصّہ'' (سال تصنیف: ۱۹۶۶ء) اگرچہ نامکمل رہا اور تا حال غیر مطبوعہ ہے، لیکن سلسلۂ نوشاہیہ سے وابستگان کی علمی و ادبی کاوشوں کا اہم مأخذ ہے جس میں تمام مصنّفین کا اندراج بترتیب حروف تہجی ہوا ہے اور ان کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف کی فہرست دی ہے اور ایسی کتب کا ذکر بھی کر دیا ہے جو غیر نوشاہی مصنّفین کی ہیں لیکن ان میں نوشاہی رجال کا تذکرہ ہوا ہے۔ (۵) حضرت شرافت نوشاہی کی ایک اور تألیف ''جذبات عشق'' (مدّت تصنیف: ۱۹۶۸-۱۹۷۲ء) ۵۵۹ صفحات پر مشتمل دو جلدوں میں ہے جو تا حال شایع نہیں ہوئی ہے۔ اس میں شعرائے نوشاہیہ کا وہ کلام جمع ہوا ہے جو حضرت نوشاہ گنج بخش اور مرتّب کی مدح میں کہا گیا ہے۔ (۶) حضرت شرافت نوشاہی کے ہم عصر، سیّد ابو الکمال غلام رسول برق نوشاہی (۱۹۲۴-۱۹۸۵ء) نے ۱۹۷۲-۷۸ء کے دوران ایک تذکرہ ''نوشاہی شعرا'' لکھا (اشاعت: بریڈفورڈ، ۱۹۷۸ء)، اس میں ۱۷۰ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی گو شعرا کا ذکر ہوا ہے۔

مختصر یہ کہ مذکورہ تصانیف سلسلۂ نوشاہیہ کی ادبی روایت اور تاریخ کا مآخذ ہیں۔

(III)

اس سلسلہ کی تازہ ترین کاوش ڈاکٹر محمد اصغر یزدانی کی تصنیف ''سلسلۂ نوشاہیہ کی ادبی تاریخ: جلد اول اردو ادب

’’(اشاعت: الفتح پبلی کیشنز، راول پنڈی، ۲۰۱۲ء) ہے۔ یہ کتاب بنیادی طور پر مصنف کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جو انھوں نے ’’سلسلۂ نوشاہیہ کی اردو خدمات‘‘ عنوان کے تحت شعبۂ اردو جامعہ کراچی کو پیش کیا اور اس کی تکمیل پر جامعۂ کراچی نے ۲۰۰۹ء میں انھیں اردو زبان وادب میں پی ایچ ڈی کی سند دی۔ مصنف نے بعد میں اس میں مناسب ترامیم، نظرِ ثانی اور اضافات کر کے اب اسے مذکورہ بالا عنوان کے تحت کتابی صورت میں شایع کیا ہے۔ یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے:

بابِ اوّل: سلسلۂ نوشاہیہ کا پس منظر اور تعارف؛

بابِ دوّم: پنجاب میں سلسلۂ نوشاہیہ کا ہم عصر علمی و ادبی ماحول؛

بابِ سوم: سلسلۂ نوشاہیہ کے اہم مصنفین؛

بابِ چہارم: سلسلۂ نوشاہیہ کے مصنفین کی اہم اردو تصانیف؛

بابِ پنجم: اردو ادب میں سلسلۂ نوشاہیہ کا مقام و مرتبہ

یہ کتاب اس اعتبار سے منفرد ہے کہ یہ سلسلۂ نوشاہیہ کے ادیبوں، شاعروں اور مصنّفوں کے حالات اور تصانیف و آثار پر مستقل بالذات تصنیف ہے جسے ادب کی تاریخ نویسی کے شعور کے ساتھ لکھا گیا ہے اور زیرِ بحث رجال کے حالاتِ زندگی کے ساتھ ساتھ اور ان کی تصانیف / آثار / کلام کا جائزہ لیا گیا ہے۔ فاضل مصنّف نے قدیم رجال کے حالات کے سلسلے میں ظاہر ہے پہلے سے موجود مآخذ ہی کو سامنے رکھا ہے، لیکن تصانیف کے تعارف اور تجزیے میں اہتمام یہ کیا ہے کہ اہم کتب کا راست مطالعہ کر کے نتائج پیش کیے ہیں۔ اگر ہم سلسلۂ نوشاہیہ کی ادبی تاریخ نویسی کے ایک دَور کو حضرت شرافت نوشاہی کی وفات (۱۹۸۳ء) پر ختم تصور کریں تو ڈاکٹر یزدانی صاحب کی اس کوشش کو اگلا قدم کہا جا سکتا ہے کیوں کہ اس میں ۱۹۸۳ء کے مابعد منظرِ عام پر آنے والے ادبی کاموں کا بھی تفصیل سے ذکر ملتا ہے اور یہی تازہ کاری اس کتاب کو مفید تر بنا دیتی ہے۔ اس کتاب کا اصل موضوع یا مصنّف کا منشاء سلسلۂ نوشاہیہ کے وابستگان کی اردو ادب کے لیے خدمات کا جائزہ لینا ہے، لیکن ادب کی تاریخ لکھتے ہوئے کوئی مصنف موضوع کے پس منظر اور اطراف و جوانب سے لاتعلق نہیں رہ سکتا۔ سو، یزدانی صاحب نے بھی کتاب کے ابتدائی تین ابواب ان موضوعات کے لیے مختص کیے ہیں۔ باب سوم میں سلسلۂ نوشاہیہ کے تمام اہم مصنّفین کے احوال و آثار قلم بند کر دیے ہیں جن میں سے بہت سے اشخاص کا تعلق عربی، فارسی اور پنجابی ادب سے بھی ہے۔ اس باب کے مندرجات سے سلسلۂ نوشاہیہ کی تقریباً چار سو سالہ ادبی روایت کے تسلسل کی توثیق ہوتی ہے۔ یوں ڈاکٹر یزدانی صاحب کی یہ کتاب سلسلۂ نوشاہیہ کی ادبی تاریخ کا ’’اوّلین نقش‘‘ قرار پاتی ہے۔ نقشِ اوّل میں نے اس لیے کہا ہے کہ مصنّف کی رسائی بعض مصادر تک نہیں ہو سکی، اس کی تکمیل شاید مستقبل کے مورّخین اور ناقدین کر پائیں گے۔

---

# حواشی

۱۔ بعد میں اس مقالہ کا اردو ترجمہ صاحب زادہ تنویر حسین نوشاہی نے کیا جو ''حضرت نوشہ گنج بخش (احوال و آثار)'' نام سے ۲۰۰۹ء میں مکتبۂ نوشاہیہ، سنگھوئی، ضلع جہلم سے شایع ہوا۔ اس پر تبصرہ ڈاکٹر یزدانی صاحب کی پیش نظر کتاب میں موجود ہے۔

۲۔ سلسلۂ نوشاہیہ پر یہ اوّلین فارسی مأخذ راقم السطور کے اہتمام سے ۱۹۹۹ء میں ادارۂ معارف نوشاہیہ اور ۲۰۰۱ء میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد نے شایع کیا۔

۳۔ ''شریف التواریخ'' کی تمام جلدیں ۱۹۷۹-۱۹۸۴ء کے عرصے میں ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف کی طرف سے شایع ہوئیں۔

۴۔ ''تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ''، معہ تکملہ، راقم السطور کے اہتمام سے اورینٹل پبلی کیشنز، لاہور نے ۲۰۰۷ء، ۱۱۲۰ صفحات میں شایع کیا۔ تکملہ سمیت شعرا کی مجموعی تعداد ۵۷۵ ہوگئی ہے۔

۵۔ محمد اقبال مجدّدی و عارف نوشاہی، ''تذکرۂ شرافت نوشاہی''، ادارۂ معارف نوشاہیہ و پورب اکیڈمی، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء، ص ۱۰۲

۶۔ ایضاً ص ۱۳۵